اس کا افادہ عام ہو۔

کتاب: تعمیر اخلاق اردو ترجمہ رسالۃ المسترشدین تالیف: ابوعبداللہ حارث بن اسد محاسبیؒ المتوفی ۲۴۳ھ
تحقیق وتخریج احادیث وفوائد نافعہ الاستاذ شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ
ترجمہ: قاضی اسامہ عبدالحق فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی ضخامت: ۴۴۸ صفحات قیمت: ۲۰/- روپے
ناشر: زمزم پبلشرز نزد مقدس مسجد دارالعلوم کراچی

ابوعبداللہ حارث ابن اسد محاسبی بصرہ میں اندازاً ۱۵۶ھ کو پیدا ہوئے تھے، مستقل قیام اور جائے وفات بغداد ہے۔ اپنے وقت کے امام اور ناطق بالحکمت عارف باللہ تھے۔ تقویٰ علم اور معاملات میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ دنیا سے انتہائی بے رغبت عبادت زہد وموعظمت میں بیان وخطاب کے ماہر تھے، اپنے نفس کا کثرت احتساب کی وجہ سے محاسبی کے لقب سے معروف ہوئے۔ آپ کی وفات ۲۴۳ھ میں بغداد میں ہوئی۔ ابومنصور عبدالقاہر تمیمی بغدادی نے اصول الدین ص ۳۰۸ پر لکھا ہے کہ آپ نے امام شافعیؒ سے بھی پڑھا ہے۔

زیر تبصرہ کتاب اس عظیم شخصیت کے مختصر رسالہ رسالۃ المسترشدین کا اردو ترجمہ ہے اس رسالہ کی تخریج احادیث تحقیق اور فوائد نافعہ عالم اسلام کے بطل جلیل الاستاذ شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ کے قلم سے ہیں۔ اس بارے میں حضرت الشیخ فرماتے ہیں آپ نے یہ رسالہ تالیف فرمایا اور اس کا نام رسالۃ المسترشدین رکھا۔ اس میں قیمتی نصیحتیں پاکیزہ ارشادات بھرپور موعظت خوب روشن بیدار کرنے والی تنبیہات قول وبیان میں سے خالص توجیہات کو ایسے جملوں میں رکھ دیا ہے، جس میں علم ومعانی کے خزائن پوشیدہ ہیں جو زود فہم اور سریع القرأت ہیں۔ لیکن اس سے وہی قاری مکمل استفادہ کرسکتا ہے جو ان کو ایک ایک جملہ کر کے تکرار کے ساتھ انتہائی توجہ اور مکمل تدبیر سے پڑھے۔ یہ رسالہ میرے پاس مخطوطہ کی شکل میں تھا اور مجھے کئی سال قبل میسر ہوا تھا جب میں نے اس کا براہ راست مطالعہ کیا تو اس کو مکمل جامع بھلائی چاہنے والے اور اس کے متلاشی کیلئے نافع پایا۔ تو میں نے اس کو طبع کرنے اور لوگوں کے سامنے لانے کا ارادہ کرلیا تاکہ اس کے مؤلف کے اخلاص ان کی بھلائی اور ان کی انتہائی تقویٰ وعلم اور خالص نصیحت سے عام لوگ استفادہ کرسکیں۔ حضرت الشیخ استاذ عبدالفتاح ابوغدہؒ آٹھویں ایڈیشن کے مقدمہ میں رقمطراز ہیں: الحمدللہ رسالہ ہذا نے اپنی ساتوں طباعتوں، میں مقبولیت وتحسین اور عام ہونے کا شرف حاصل کیا جبکہ پہلی طباعت کے بعد ہی اس کا ترکی میں ترجمہ ہوا۔ مترجم فاضل استاذ علی ارسلان ہیں۔ جو استنبول سے ۱۹۶۳ء میں شائع ہوا۔ متعدد شہروں کے اداروں میں اس کو بطور ایک اخلاق سکھانے والی کتاب کے لیا گیا۔ جس سے ایک جم غفیر نے استفادہ کیا والفضل اللہ سبحانہ۔ کتاب کے مترجم مولانا قاضی اسامہ عبدالحق صاحب امت کی طرف سے ہدیہ تبریک کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے اس اہم اور عظیم الشان کتاب کو اردو قالب میں ڈھالا تاکہ تمام اردو داں طبقہ اس جواہر ریزے سے مستفید ہوسکے۔